عظیم باپ کا عظیم بیٹا

مولانا محمد مدنی رحمہ اللہ

تحریر: عبدالرشید حنیف رئیس مرکز علوم اسلامی، سمن آباد، جھنگ

﴿کل من علیھا فان﴾ (القرآن) - (أذکروا محاسن موتاکم) (الحدیث)

اللہ ہی باقی، بندہ فانی ہے۔ یہ ایک ایسا اٹل فیصلہ ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔ مرنے والے کی حیاتِ مستعار کے محاسن کا تذکرہ کرنا اس کے حق میں صدقۂ جاریہ ہے۔

خوش بخت وہ لوگ ہیں جو اپنے والدین کا صدقہ جاریہ بنتے ہیں اور اپنے والدین کے مشن کو زندہ اور درخشندہ رکھتے ہیں۔ ان خوش نصیب افراد میں مولانا محمد مدنی کی ذات گرامی ہے۔ آپ 1946ء میں پیدا ہوئے۔ 18 فروری کو فوت ہوئے۔ آنکھ کھولی تو دینی ماحول میں اور آنکھ بند کی تو دینی ماحول میں۔

(الدنیا مزرعة الآخرة) پوری زندگی اس حدیث کی روشنی میں صرف کردی۔ آئینہ حیات اس شعر کو بنایا۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیثِ مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدنی مرحوم کی زندگی شباب تا مرگ اس شعر کا آئینہ تھی۔ سرزمین پاکستان کے دینی مدارس جن کی مرکزی حیثیت ہے ان میں دینی تعلیم حاصل کی اور مرحوم کے اساتذہ وہ اساطینِ علم تھے جن کے علمی اور عملی اثرات مرحوم کی زندگی کا ایک اہم ترجمان اور شعار تھے۔ دورانِ تعلیم اساتذہ کو شاگرد اور شاگرد کو اساتذہ سے کسی بھی مرحلہ میں شکوہ اور شکایت کا موقعہ نہ ملا۔ جب بھی اساتذہ کے کان میں کوئی بات سنائی وہ علامہ محمد مدنیؒ کی عظمت کا مینارہ اور نشان تھا۔

تعلیم کے حصول میں محنت شاقہ اور خوب لگن کے ثمرات میں فاضل عربی، تخصص فی الحدیث، ایم اے، ایم او ایل وصول کئے۔ سرزمین عرب کی مدینہ یونیورسٹی سے فاضل مدینہ کی سند حاصل کی۔ سرزمین گجرات میں منصب خطابت پر فائز ہوئے۔ اپنی خطابت کا سکہ منوایا۔ پاکستان میں اسلام کے خلاف جہاں بھی آواز نکلی مولانا مرحوم نے اس کا فوراً محاسبہ اور مواخذہ کیا۔ حق کے معاملے میں ان کی لغت میں مداہنت اور چشم پوشی نہ تھی۔ اس سلسلہ میں پابندِ سلاسل بھی رہے۔ لیکن (افضل الجھاد کلمة حق عندسلطان جائر) کا پورا علمی اور عملی طور پر حق ادا کر دیا اور ثابت کر دیا کہ مومن کی زندگی حق کیلئے وقف ہے۔

''ایں سعادت بزورِ بازو نیست'' دورانِ تعلیم مسجد نبویؐ میں چار سال درس حدیث دیتے رہے۔ دوران حج بیت اللہ شریف میں، منیٰ اور عرفات میں حجاج کرام کی رہنمائی کرتے رہے۔

دینی مشاغل، کتاب و سنت کی ترویج اور تبلیغ کیلئے کویت، قطر، متحدہ عرب امارات اور برطانیہ کے اسفار کئے۔ خطابت اور تدریس تاحیات مشغلہ رہا اور اپنی خطابت کی شعلہ نوائی کو ہر حال میں برقرار رکھا۔ خطابت کا جوش ہوش کا ترجمان رہا۔ اس کی سب سے بڑی بنیاد یہ تھی کہ میزان علم قرآن و سنت کو قرار دیا، قرآن و سنت میں حکمت ہے اور حکمت میں خیر کثیر ہے۔ اس منہج کو آپؒ نے زندگی بھر برقرار رکھا۔

(**خیرکم من تعلم القرآن و علمه**) کے متعلقات کو عام کرنے کیلئے گاہے بگاہے تصنیفات اور تالیفات کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ علمی وجاہت اور عظمت کا پس منظر اور پیش منظر مولانا مدنی مرحوم کے والد حافظ عبدالغفورؒ کی کرامت تھی۔ مرحوم نے اپنی اولاد کو قرآن و حدیث کے سایہ میں رکھا۔

سرزمین جہلم میں مدنی مرحوم نے اپنے والد کی میراثِ علمی کو چار چاند لگائے۔ ان میں جامعہ العلوم الأثریہ کو قائم رکھا، مجلّہ ماہنامہ ''حرمین'' کو جاری کیا۔ جامعہ اثریہ للبنات کو قائم و دائم رکھا، والد محترم کے نقوش کو تابندہ رکھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مدنی صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن اور ایک تحریک ہیں۔ اپنی علمی اور عملی زندگی میں کتاب و سنت کا ایسا رنگ بھرا کہ اکابر کے منصب کو اپنی علمی عظمت کے تحت مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر کے منصب پر تاحیات فائز رہے۔

مسلکی تڑپ: قرآن و حدیث کے خلاف تصور کو بھی ناپسند کرتے تھے جماعتی جلسوں، اور ریلیوں، اور کانفرسوں میں آپکا خطاب ایک قانون اور نظام کی حیثیت رکھتا تھا۔ جماعتی زندگی کی عظمت کو مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ میں ہمیشہ برقرار رکھتے۔ کوئٹہ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ اس میں مالی امور کے سلسلہ میں جب بحث آئی تو علامہ مدنی مرحوم نے ایسی تجاویز پیش کیں کہ ہر شخص حیران تھا۔ ارکان شوریٰ کی زبان پر علامہ مدنی کی تجاویز کو مشعل راہ قرار دیا گیا۔

مسلکی حمیت: مجھے مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ میں آپکی گفتگو سننے کا بارہا موقعہ ملا۔ طبعیت بڑی خوش ہوتی تھی۔ اپنی دھیمی دھیمی گفتگو سے مجلس کو مفید مشوروں اور قیمتی آراء سے نوازتے رہتے۔ اربابِ علم و فضل ان کے بڑے قدردان تھے۔

سرزمین جھنگ کئی بار تشریف لائے حویلی بہادر شاہ کی سالانہ کانفرنس میں خطبۂ جمعہ المبارک کا موضوع دعوتِ اہل حدیث تھا، پرتاثیر خطبہ کی وجہ سے سامعین کی آنکھوں میں آنسو رواں دواں تھے۔ سطحی گفتگو اور سطحی روایات سے ہمیشہ اجتناب کرتے تھے۔ ان کے پروگرام میں شامل تھا کہ علماء کرام کو ان کی عظمت اور وقار کے مطابق مقام دیا جائے۔ دینی مدارس کے طلبہ سے شفقت فرماتے تھے۔ آئمہ محدثین اور آئمہ مجتہدین کا دلی احترام کرتے تھے اور ہمیشہ تلقین کرتے تھے کہ ان کا احترام ہی ان کی مشعل راہ ہے۔ مطاع اور مقتداء صرف اور صرف نبی محترم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ تقلید شخصی مرحوم کے نزدیک اسلام کی تعبیر نہ تھی مرحوم کی زندگی جذبہ، شعور، قوت عمل متاع عزیز تھی۔ مسلک اہلحدیث کے سچے ترجمان تھے۔

آپؒ ہمیشہ دینی محافل کی علمی زینت بنا کرتے تھے یہ تمام سرمایہ عظمت ''کان ابوھما صالحًا'' مصداق تھا۔ اللہ تعالیٰ مدنی مرحوم کے اخوان اور احباب کو ان کے مشن کو زندہ و جاوید رکھنے کی توفیق اور مولانا عبدالحمید کے نحیف کندھوں پر جو افتاد پڑی ہے، اللہ ان کا حامی اور ناصر ہو اور مدنی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین